سوال

(323)خاوند کا پاگل ہونا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

شجاع آباد سے ہدایت اللہ سوال کرتے ہیں کہ ایک لڑکی کا نکاح ہوا ایک سال کے بعد اس کا خاوند پاگل ہوگیا وہ عرصہ پانچ سال سے پاگل خانہ میں ہے ایسے حالات میں لڑکی کے متعلق شریعت کا کیا حکم ہے ہے ؟ کیا اسے نکاح ثانی کرنے کی اجازت ہے ؟اس سلسلہ میں شرعی فتوی درکار ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قرآن کریم نے شوہر کو پابند کیا ہے کہ وہ اپنی بیوی کے ساتھ اچھے طریقے سے زندگی بسر کرے ارشاد باری تعالیٰ ہے :" عورتوں کے ساتھ بھلے طریقے سے زندگی بسر کرو ۔ (4/النساء :19)

یہی وجہ ہے کہ عورتوں کے حقوق کو پامال کرتے ہوئے انہیں تکلیف دینے کی غرض سے روکے رکھنا صریح ظلم ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ محض ستانے کے لیے انہیں مت روکو یہ زیادتی اور ظلم ہے ۔ (2/البقرۃ :231)

صورت مسئولہ میں عرصہ پانچ سال سے بیوی کے حقوق پامال کیے جا رہے ہیں اس لیے بیوی کو شرعاً یہ حق ہے کہ وہ شوہر کے دیوانہ ہونے کی بنا پر بذریعہ عدالت تفریق حاصل کر سکتی ہے تاکہ وہ کسی مناسب جگہ پر آباد ہو سکے اگرچہ بعض ائمہ کرام نے بیوی کے متعلق گنجائش نہیں رکھی کہ وہ شوہر کے پاگل ہونے کی وجہ سے تفریق کا مطالبہ کرے تاہم ائمہ ثلاثہ اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک عورت کو یہ حق ہے کہ وہ قاضی کی عدالت میں درخواست دے کر تفریق کا مطالبہ کرے اور پاگل شوہر کی زوجیت سے علیحدگی حاصل کرے بشر طیکہ دیوانگی اس درجہ کی ہو کہ اس کی موجودگی میں بیوی کا شوہر کے ساتھ رہن سہن ناممکن ہو فقہائے کرام نے جنون کے متعلق کچھ تفصیل بیان کی ہے کہ اگر جنون مسلسل اپنی اصل حالت پر قائم رہتا ہے اور مریض کو کسی وقت بھی افاقہ نہیں ہوتا اس صورت میں عدالت کو بلا مہلت تفریق کا حکم دے دینا چاہیے اور اگر جنون کی یہ حالت نہیں یعنی دیوانگی ہمیشہ طاری نہیں رہتی بلکہ کبھی کبھی افاقہ بھی ہو جاتا ہے تو اس صورت میں علاج کے لیے ایک سال تک مہلت دی جائے اگر اس مدت میں شفایاب نہ ہو سکے تو عدالت کو خاوند بیوی کے درمیان علیحدگی کرا دینی چاہیے تاکہ بیوی کی زندگی مزید برباد نہ ہو اس سلسلہ میں یہ وضاحت کرنا بھی مناسب ہے کہ جنون جب ظاہر ہو تو عورت کو تفریق طلب کرنے کا حق ہوگا صورت مسئولہ میں خاوند عرصہ پانچ سال سے پاگل خانہ میں ہے لہذا بیوی کو مزید تنگ نہیں کیا جا سکتا بلکہ اسے فوراً خاوند کی زوجیت سے الگ کر دیا جائے تاکہ زندگی کے بقیہ ایام آرام اور سکون سے گزار سکے بیوی کو چاہیے کہ وہ عدالت کی طرف رجوع کرے جب عدالت کی طرف علیحدگی کی ڈگری جاری ہو جائے تو عدت پوری کرنا ہوگی عدت کے بعد اسے نکاح ثانی کرنے کی اجازت ہے ۔

هذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:343